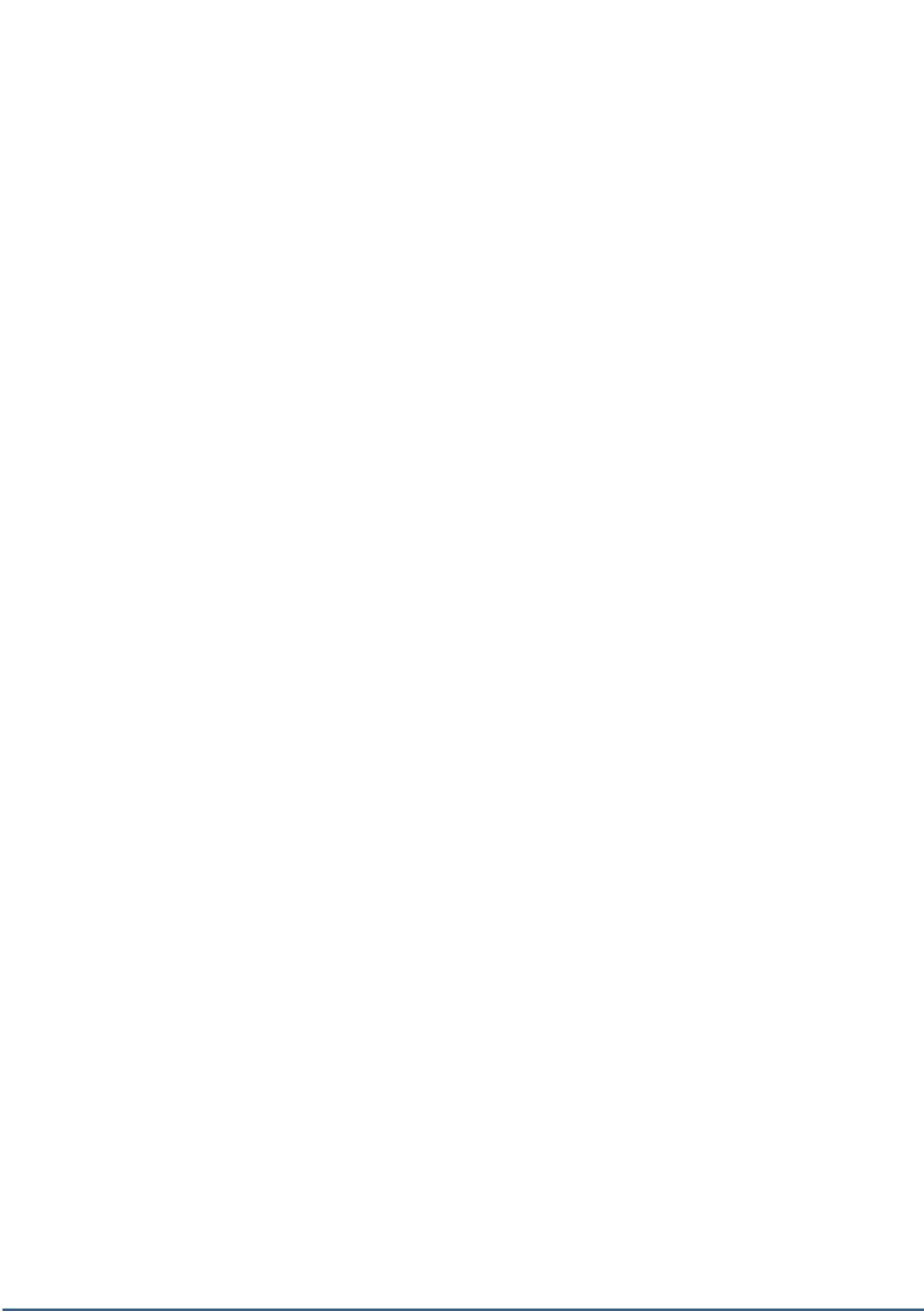




# بلوچستان

صوبائی اسمبلی سے متعلق بچوں  
کے لیے معلوماتی کتابچہ





## پیش لفظ

ایک فعال اور متحرک جمہوریت میں سب سے اہم عضروں کا منتخب ایوان اور اپنے نمائندوں سے تعلق کا ہے۔ یہ تعلق جتنا مضبوط ہو گا، جمہوریت اتنی ہی مضبوط ہو گی۔ یہ تعلق لوگوں کو جمہوریت میں حصہ دار بناتا ہے اور انہیں احساس دلاتا ہے کہ انہیں اپنے منتخب نمائندوں سے جوابدی کا حق حاصل ہے۔ علاوہ ازیں انہیں یہ شعور بھی حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنے بارے میں منتخب ایوانوں میں ہونے والے فیصلوں سے صرف باخبر ہیں بلکہ وہ ان فیصلوں میں برابر کے شریک ہیں۔ یہ اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب منتخب ادارے لوگوں کو ان پارلیمنٹی فیصلوں میں شرکت کے مختلف موقع فراہم کرتے ہیں۔

بلوچستان اسمبلی کے بارے میں یہ معلوماتی کتابچے لوگوں اور منتخب اداروں کے درمیان تعلق مضبوط بنانے کی ایک کاوش ہے۔ اس کاوش کی خاص بات آسان اور سہل انداز میں بلوچستان اسمبلی کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے۔ اس کا مقصد منتخب نمائندوں کے اسمبلی میں کام کی اہمیت اجاگر کرنا بھی ہے۔

بچوں کے لیے تیار کردہ اس کتابچے میں نہایت آسان زبان میں بلوچستان اسمبلی کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ بچوں کے حوالے سے پاکستان میں یہ ایک منفرد کوشش ہے۔ تو قعہ ہے کہ یہ کوشش ہمارے ارتقاء پذیر جمہوری عمل کو مزید بہتر بنانے کیلئے جمہوری تقاضوں سے بہرہ مند نسل نو کوپروان چڑھانے میں مدد دیگی۔

اس کتابچے کی تیاری میں ای یو کے پراجیکٹ "صوبائی" اور "ڈی ای اے / فافن" کا کردار قابل تحسین ہے۔

مشہد الدین

سیکرٹری بلوچستان اسمبلی



# فہرست

5	بلوچستان صوبائی اسمبلی
7	بلوچستان صوبائی اسمبلی کی تاریخ پر ایک نظر
9	بلوچستان صوبائی اسمبلی کی عمارت
13	ہمارے نمائندے کون ہیں اور کیا کرتے ہیں؟
15	صوبائی حکومت
17	صوبائی اسمبلی کے اہم لوگ
19	قانونیں اور قانون سازی



## بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی وہ جگہ ہے جہاں ہمارے منتخب نمائندے تعلیم، صحت، پولیس اور ان جیسے بہت سے دوسرے اہم شعبوں کے مسائل پر بات چیت کرتے ہیں اور ان کے حل کے لیے حکومت کو تجویز پیش کرتے ہیں۔ جہاں ان مسائل کے حل کیلئے قانون سازی ضروری ہوتی ہے حکومت صوبائی اسمبلی کے ذریعہ قانون سازی کرتی ہے۔

بلوچستان پاکستان کا رقبے کے اعتبار سے سب سے بڑا صوبہ ہے جبکہ اس کی آبادی باقی صوبوں کی نسبت کم ہے۔ بلوچستان کا دار الحکومت کوئٹہ ہے۔ بلوچستان معدنیات کے ذخائر اور ساحلی بندرگاہ گوادر کی وجہ سے مشہور ہے۔



## کیا آپ جانتے ہیں؟

بلوچستان اسمبلی کی منظوری کے بغیر صوبائی حکومت کوئی رقم خرچ نہیں کر سکتی۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی کے ارکان کی تعداد 65 ہے۔ ان میں سے زیادہ تر ارکان صوبے کے کسی مخصوص علاقے کی نمائندگی کرتے ہیں جسے اس نمائندے کا حلقة کہا جاتا ہے۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے کل اکیاون (51) عام انتخابی حلقات ہیں۔ ان حلقوں پر بلوچستان کا کوئی بھی اہل و وڑ (مرد یا خاتون) انتخاب لڑ سکتا / سکتی ہے۔ اس کے علاوہ بلوچستان اسمبلی میں چودہ مخصوص نشیطیں بھی ہیں جن میں سے گیارہ خواتین کے لیے اور تین غیر مسلم افراد کے لیے مختص ہیں۔

## دچکے معلومات:

کسی اسمبلی میں مخصوص نشیطیں اس لیے رکھی جاتی ہیں تاکہ خواتین اور غیر مسلم اقلیتوں کے مسائل حل کرنے کیلئے ان کے نمائندے بھی منتخب ہو سکیں۔

## کیا آپ جانتے ہیں؟

کسی صوبائی اسمبلی کا رکن منتخب ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اس صوبے کے کسی بھی علاقے میں ان کا نام و وڑ کے طور پر درج ہو۔

# بلوچستان صوبائی اسٹمبیلی کی تاریخ پر ایک نظر

<p>قیام پاکستان کے وقت پنجاب، سندھ، شمال مغربی سرحدی صوبے ( موجودہ خیرپختونخوا) اور بہگال کی اپنی اپنی ریاستی اسٹمبیلیاں موجود تھیں جنہیں بعد ازاں صوبائی اسٹمبیلی کا نام دیا گیا لیکن بلوچستان میں ان اسٹمبیلوں کی طرح باقاعدہ قانون ساز اسٹمبیلی موجود نہیں تھی۔</p>	1947
<p>ماਰچ 1970 میں صدر اتنی حکم (یگل فریم ورک آرڈر) کے تحت بلوچستان صوبائی اسٹمبیلی وجود میں آئی جس کے انتخابات 17 دسمبر 1970 کو منعقد ہوئے۔</p>	1970
<p>بلوچستان صوبائی اسٹمبیلی کا پہلا اجلاس شاہی جرگہ ہال میں 2 مئی 1972 کو منعقد ہوا۔</p>	2 مئی 1972
<p>پہلی بلوچستان صوبائی اسٹمبیلی کل 21 نشستوں (20 عام + 1 برائے خواتین) پر مشتمل تھی۔</p>	
<p>محمد خان باروزی بلوچستان صوبائی اسٹمبیلی کے پہلے اسپیکر، سردار عطاء اللہ مینگل پہلے قائدِ ایوان اور غوث بخش رئیسانی پہلے قائدِ حزب اختلاف منتخب ہوئے۔</p>	

گورنر بلوچستان نواب محمد اکبر خان گنجی نے بلوچستان صوبائی اسمبلی کی موجودہ عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔	1973
وزیر اعظم محمد خان جو نجوب نے بلوچستان صوبائی اسمبلی کی موجودہ عمارت کا افتتاح کیا	28 اپریل 1987
بلوچستان اسمبلی کی نشستوں کی تعداد بڑھا کر 43 کر دی گئی۔ بلوچستان اسمبلی کی نشستوں کی تعداد بڑھا کر 45 کر دی گئی۔	1977
خواتین کی نشستوں کا کوٹھ ختم ہونے پر بلوچستان صوبائی اسمبلی کی نشستوں کی تعداد گھٹ کر 43 رہ گئی۔	1990
1998 کی مردم شماری کے نتائج کی روشنی میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کی نشستوں کی تعداد بڑھا کر 65 (عام 51 نشستیں، خواتین کیلئے مختص 11 نشستیں، اقلیتوں کیلئے مختص 3 نشستیں) کر دی گئی	2002
اب تک بلوچستان صوبائی اسمبلی کے گیارہ انتخابات ہو چکے ہیں۔ موجودہ اسمبلی کے انتخابات 2018 میں منعقد ہوئے۔	2013

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کی عمارت

بچ روزانہ سکول جاتے ہیں اور ان کے والدین اپنے اپنے کام کا ج کی جگہوں کا رخ کرتے ہیں۔ کسی کی ذمہ داری گھر کے کام نہ نہا ہوتی ہے تو کوئی دفتر جاتا ہے۔ اسی طرح بلوچستان کے منتخب نمائندوں کے کام کرنے کی جگہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کی عمارت ہے جو کوئٹہ میں واقع ہے۔



1972 سے 1987 تک بلوچستان صوبائی اسمبلی کی عمارت شاہی جرگہ ہال کوئٹہ ہوا کرتی تھی۔ یہ جگہ اب ٹاؤن ہال کہلاتی ہے اور اسے ایک نئی عمارت میں منتقل ہو چکی ہے۔ اسے ایک موجودہ عمارت بلوچی خیمے گداں کی طرز پر تعمیر کی گئی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بلوچی خیمے کو گلدار کہا جاتا ہے۔ بھیڑوں کی رنگا رنگ اون سے بنا یہ خیمہ بلوج ٹھافت کی عکاسی کرتا ہے۔



اسمبلی کی عمارت میں جس جگہ ارکین لوگوں کے مسائل اور حکومت کی کارکردگی پر بحث مباحثہ کرتے ہیں اسے ایوان کہتے ہیں۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے موجودہ ایوان میں ارکان کے لیے 72 نشستوں کی گنجائش ہے جبکہ پرانی عمارت (شاہی جرگہ ہال کوئٹہ) میں 21 ارکان کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔

اس کے علاوہ ایوان کے گرد مہمانوں کے لیے چار گیلریاں بھی بنائی گئی ہیں۔ ایک گیلری اسپیکر اور گورنر کے مہمانوں کے لیے مخصوص ہے جس میں 25 افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔ ایک گیلری میں سرکاری افسران بیٹھتے ہیں تا کہ وہ منتخب ارکان کی دی گئی تجویز کو نوٹ کر سکیں۔ اس کے علاوہ ایک گیلری صحافیوں کے لیے مخصوص ہے جبکہ ایک گیلری شہریوں کے لیے مختص ہے جو کہ اسمبلی کارروائی دیکھتے ہیں اور اس طرح انہیں اپنے منتخب نمائندوں کی اسمبلی کارروائی میں کارکردگی کا جائزہ لینے کا موقع ملتا ہے۔

## کیا آپ جانتے ہیں؟

آپ اپنے سکول یا گھر والوں کے ساتھ اسمبلی کی عمارت کا دورہ کر سکتے ہیں اور اگر اسمبلی کا اجلاس جاری ہو تو مہماں کی گلیری میں بیٹھ کر آپ اجلاس کی کارروائی بھی دیکھ سکتے ہیں تاہم اس کیلئے اسمبلی سیکرٹریٹ سے باخاطہ اجازت لینا پڑتی ہے۔

اراکین اسمبلی ایوان کے علاوہ کمیٹیوں کی صورت میں بھی حکومت کی کارکردگی اور لوگوں کے مسائل پر بات چیت کرتے ہیں۔ اسمبلی کی عمارت میں کمیٹیوں کے اجلاسوں کے لیے دو کمیٹی روم اور ایک کانفرنس ہال مختص ہے۔ کانفرنس ہال میں سانحہ سے زائد اراکین اور دیگر کروں میں بین سے پچیس اراکین کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔



اسمبلی کی عمارت میں وزیر اعلیٰ، وزراء، اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر، قائد حزب اختلاف کے چیئرمز کے ساتھ ساتھ حزب اختلاف کے اراکین کے چیئرمز اور سیکرٹری اسمبلی کا دفتر بھی بنایا گیا ہے جبکہ اسمبلی سے

ملحقہ انتظامی بلاک بھی تعمیر کیا گیا ہے جس میں اسمبلی افسران کے دفاتر کے علاوہ تقریباً دو درجن شعبہ جات قائم ہیں جو اسمبلی کے اراکین کی سہولت اور اسمبلی کے اجلاس کے باقاعدہ انعقاد کیلئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسمبلی کی عمارت سے منسلک ممبر ان اسمبلی کیلئے 60 کروڑ پر مشتمل ایک خوبصورت عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ اسمبلی اور ایم پی اے ہائل کے احاطوں میں دو (Lawns) چمن بھی ہیں جن میں صنوبر کے درخت اور بہت سے پھولدار پودے لگائے گئے ہیں۔ یہاں اہم قومی موقع پر تقریبات بھی منعقد کی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں اسمبلی کی عمارت کیسا تھا خوبصورت پارلیمانی لا جزا بھی بنائے گئے ہیں۔ ان لا جز میں اراکین دوران اجلاس اپنی فیملی کیسا تھر رہائش پذیر ہوتے ہیں۔

## ہمارے نمائندے کون ہیں اور کیا کرتے ہیں؟

پاکستان میں جمہوری طرزِ حکومت رائج ہے۔ جمہوریت میں ملک کا نظام شہریوں کی مرضی کے مطابق ان کے منتخب نمائندوں کے ذریعہ چلایا جاتا ہے۔

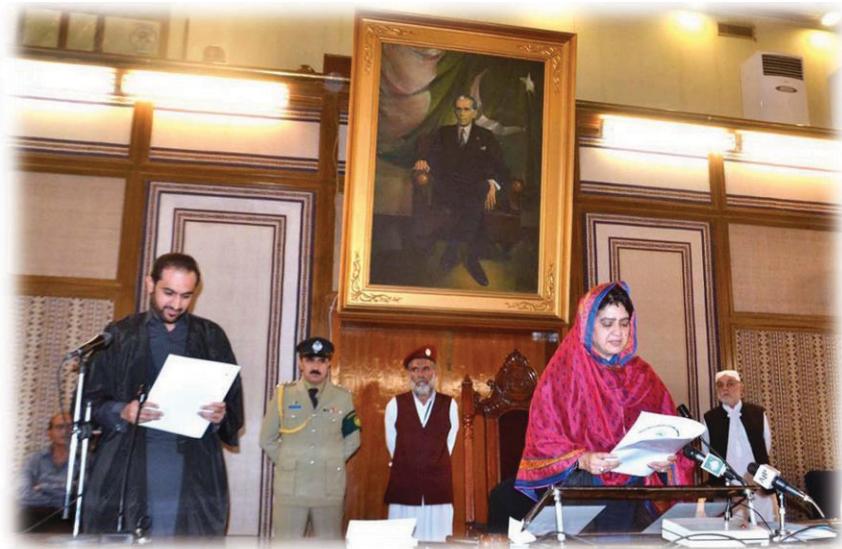


پاکستان کی آبادی بیس کروڑ سے زائد ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں ہر ایک فرد سے اس کی مرضی جاننا ممکن نہیں ہوتا اس لیے شہری اپنے ووٹ کے ذریعے اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں۔ یہ نمائندے قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں شہریوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

پاکستان میں ہر پانچ سال کے بعد عام انتخابات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ان انتخابات میں لوگ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لیے اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں۔ اٹھارہ سال سے زائد عمر کے قومی شناختی کارڈ کے حامل پاکستانی شہری عام انتخابات میں ووٹ ڈالنے

کم از کم پچیس سال عمر کے پاکستانی شہری قومی اور صوبائی اسمبلی کے رکن بن سکتے ہیں۔ کسی حلقے سے اسمبلی کی رکنیت کے تمام امیدواروں کا نام ایک پرچی پر لکھا جاتا ہے اور انتخابات والے دن اس حلقے کے ووٹر اپنی پسند کے امیدوار کے نام پر مہر لگاتے ہیں۔ جس امیدوار کو زیادہ لوگ ووٹ دیں وہ اسمبلی کا رکن بن جاتا ہے۔



انتخابات میں حصہ لینے والے امیدوار اور منتخب ارکان کی اکثریت کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے ہوتا ہے جبکہ کچھ امیدوار آزاد حیثیت سے انتخابات میں حصہ لے کر منتخب ہوتے ہیں۔ سیاسی جماعت ایک جیسے نظریات رکھنے والے لوگوں کی تنظیم ہوتی ہے جو ملکی نظام کو اپنے نظریے کے مطابق سنبھالتے ہیں۔ لوگوں کو جس سیاسی جماعت کے خیالات اور نظریات پسند آئیں وہ اس جماعت کے امیدواروں کو ووٹ دیتے ہیں۔

**کیا آپ بڑے ہو کر بلوچستان صوبائی اسمبلی کا (کی) رکن بننا چاہیں گے؟**

## صوبائی حکومت

صوبائی حکومت سے مراد وہ لوگ ہیں جو صوبے میں نظم و نسق کے معاملات چلاتے ہیں۔ عام انتخابات میں جس سیاسی جماعت / جماعتوں کے زیادہ امیدوار صوبائی اسمبلی کے رکن منتخب ہوتے ہیں، وہ جماعت / جماعتوں کے منتخب ارکان کو حزب اقتدار کہا جاتا ہے۔ اس جماعت / جماعتوں کے منتخب ارکان کو حزب اقتدار کہا جاتا ہے۔



وہ منتخب ارکانِ اسمبلی جو حزب اقتدار میں شامل ہیں سیاسی جماعت / جماعتوں سے والبستہ نہیں ہوتے انہیں حزبِ اختلاف کہا جاتا ہے۔ حزبِ اختلاف حکومت کے کاموں پر نظر رکھتی ہے اور ان کی

### وستانِ حزبِ اختلاف

غلطیوں کی نشاندہی کرتی ہے تاکہ لوگوں کے مسائل کو جلد از جلد اور بہتر طریقے سے حل کیا جاسکے۔



صوبائی حکومت کا سربراہ وزیر اعلیٰ ہوتا ہے جو خود بھی صوبائی اسمبلی کا رکن ہوتا ہے۔ وزیر اعلیٰ صوبے کے مختلف معاملات کو سنبھالنے کے لیے اسمبلی کے ارکان میں سے ہی اپنی کابینہ کے لیے دیگر وزراؤں مشیر منتخب کرتا ہے۔

## فائدہ حزبِ اقتدار



وزیر اعلیٰ اور اس کی کابینہ کو صوبائی حکومت کہا جاتا ہے۔ وزیر اعلیٰ اپنے وزراؤ کو مختلف شعبوں کی ذمہ داریاں سونپتا ہے۔ مثال کے طور پر سکولوں کا انتظام کسی ایک وزیر کے سپرد کیا جاتا ہے اور صحت و اسپتا لوں کا نظام کوئی دوسرا وزیر دیکھتا ہے۔

### حکومتی وزراؤ

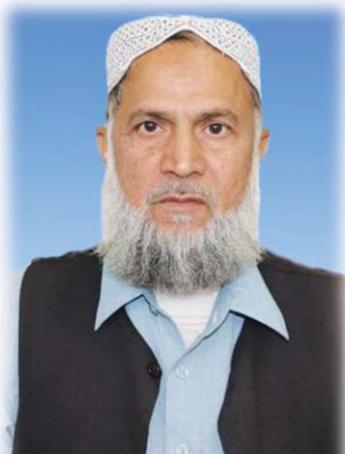
جب صوبائی اسمبلی کا اجلاس ہوتا ہے تو حزب اختلاف، وزیر اعلیٰ اور دیگر وزراؤ سے ان کی کارکردگی اور لوگوں کے مسائل کے بارے میں سوال پوچھتے ہیں اور انہیں مشورے دیتے ہیں۔

گویا حزب اقتدار اپنے صوبے کا نظام سنبھالتی ہے جبکہ حزب اختلاف حکومت کے کاموں پر کڑی نظر رکھتی ہے۔

# صوبائی اسمبلی کے اہم لوگ

## ارکانِ اسمبلی

سکول کی کسی جماعت کے سب طالبعلم اس جماعت کے رکن ہوتے ہیں۔ اسی طرح لوگ جن نمائندوں کو صوبائی اسمبلی کے لیے منتخب کرتے ہیں وہ ارکانِ اسمبلی کہلاتے ہیں۔ یہ ارکانِ اسمبلی میں اور اپنے اپنے حلقوں میں کام کرتے ہوئے لوگوں کی نمائندگی کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔



سینکڑی بلوچستان اسمبلی

سکول کی ہر جماعت میں بچوں کو نظم و ضبط کا پابند رکھنے کے لیے ایک طالبعلم کو منیٹر بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح اسے اسمبلی کے ارکان بھی اپنے کسی ساتھی رکن کو اسپیکر کے طور پر چُن لیتے ہیں جو اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ اسمبلی کا نظام ایک طے شدہ ضابطہ و طریقہ کار کے مطابق چلے اور ہر رکن اپنی باری پر ہی بات کرے۔ اسپیکر کے لیے ایوان میں الگ سے ایک نشست مخصوص ہوتی ہے جہاں سے وہ پورے ایوان پر نظر رکھ سکتا / سکتی ہے۔

اسپیکر

<p>اپیکر کو اسمبلی کے علاوہ اور بھی بہت سے کام کرنے ہوتے ہیں اس لیے اس کی غیر موجودگی میں اس کی جگہ سنچالنے کے لیے ایک ٹپٹی اپیکر بھی منتخب کیا جاتا ہے۔</p>	<b>ٹپٹی اپیکر</b>
<p>وہ سیاسی جماعت / جماعتوں کا اتحاد جس کے ارکان سب سے زیادہ ہوں حزبِ اقتدار کہلاتی ہے۔ حزبِ اقتدار اپنا ایک راہنمہ مقرر کرتی ہے جسے قائدِ ایوان کہتے ہیں۔ صوبائی اسمبلی میں وزیر اعلیٰ ہی قائدِ ایوان ہوتا ہے اور وہ سب سے الگی قطار میں پہلی نشست پر بیٹھتا ہے۔</p>	<b>قائدِ ایوان</b>
<p>وہ ارکان جو حکومتی جماعت / جماعتوں کے علاوہ دیگر جماعتوں کے رکن ہوتے ہیں انہیں حزبِ اختلاف کہتے ہیں۔ حزبِ اختلاف بھی اپنا ایک راہنمہ منتخب کرتی ہے جو قائدِ حزبِ اختلاف کہلاتا ہے اور وہ قائدِ ایوان کے مقابل بیٹھتا ہے۔</p>	<b>قائدِ حزبِ اختلاف</b>

## قوانين اور قانون سازی



ہم سب کوئی بھی کام کرتے وقت کسی نہ کسی اصول اور ضابطے کا خیال رکھتے ہیں۔

مثال کے طور پر یہ ایک اصول ہے کہ سکول میں جب استاد پڑھا رہے ہوں تو شور نہیں مچاتے۔ اپنے بڑوں کا احترام کرنا بھی اصول ہے۔ ہر کھلیل کے بھی کچھ ضابطے

ہوتے ہیں اور ان کی خلاف ورزی کرنے والے کو سزا ملتی ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے اصول ہمارے والدین، اساتذہ یا بڑے ہمیں سکھاتے ہیں۔

اسی طرح کسی ملک یا صوبے میں رہنے کے بھی چند اصول ہوتے ہیں۔ یہ اصول کوئی ایک فرد نہیں طے کر سکتا بلکہ انہیں لوگوں کے منتخب نمائندوں پر مشتمل اسمبلی بناتی ہے۔ اسمبلی کے بنائے ہوئے اصولوں کو قانون کہتے ہیں اور ان قوانین کو بنانے کے طریقہ کار کو قانون سازی کہتے ہیں۔ ارکان اسمبلی لوگوں کے مسائل کو دیکھتے ہوئے قانون بناتے ہیں۔

قانون اس لیے بنائے جاتے ہیں تاکہ

مسائل اور اختلافات کو حل کیا جاسکے	کوئی خود کو یا کسی دوسرے کو کوئی نقصان نہ پہنچائے	ہم سب حفاظت سے رہ سکیں	لوگوں کو ان کے حقوق مل سکیں
------------------------------------	---	------------------------	-----------------------------

آپ کے خیال میں قوانین کے اور کیا مقاصد ہو سکتے ہیں؟ کیا آپ کسی قانون سے واقف ہیں؟

اسمبلی کے بنائے ہوئے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے کو سزا کے طور پر جرمانہ ادا کرنا پڑ سکتا ہے اور جیل بھی جانا پڑ سکتا ہے۔ فرض کریں بلوجستان صوبائی اسمبلی میں کوئی رکن یہ قانون بنانے کی تجویز دیتا ہے کہ حکومت ہر بچے کو سولہ سال کی عمر تک مفت تعلیم فراہم کرے گی اور کوئی شخص سکول کے اوقات میں کسی بچے سے مزدوری نہیں لے گا۔ اگر اسمبلی کے اکثریتی ارکان مل کر اس قانون کو منظور کر لیتے ہیں تو اس کے بعد اگر کوئی ہوٹل والے کسی بچے کو سکول کے اوقات میں کام کرنے پر مجبور کرے گا تو حکومت ہوٹل والے کو سزادے سکتی ہے۔

### کیا آپ جانتے ہیں؟

- قانون بنانے کے لیے جو تجویز اسمبلی میں پیش کی جاتی ہے اسے 'بل (مسودہ قانون)' کہتے ہیں۔
- صوبائی اسمبلی کے ارکان ہر بل کے متن اغراض و مقاصد پر بحث کرتے ہیں اور پھر اس بل پروٹوکل کرائی جاتی ہے۔ اگر زیادہ ارکان بل کے حق میں ووٹ دیں تو وہ منظور ہو جاتا ہے۔ بصورت دیگر مسترد ہو جاتا ہے۔
- بل کی منظوری کے بعد صوبے کا گورنر اس پر دستخط کرتا ہے تو وہ قانون یا 'ایکٹ' بن جاتا ہے۔
- ایکٹ بن جانے کے بعد تمام شہریوں پر لازم ہوتا ہے کہ وہ اس کی پابندی / اس پر عملدرآمد کریں۔



# SUBAI PAKISTAN

## STRENGTHENING PROVINCIAL ASSEMBLIES IN PAKISTAN

اس کتابنچہ کی اشاعت بلوچستان اسمبلی نے صوبائی پر اجیکٹ کے تعاون سے کروائی۔ اس کتابنچہ کا مادہ مکمل طور پر صوبائی پر اجیکٹ کی ذمہ داری ہے۔ یہ کتابنچہ "یورپی یونین" کے خیالات یارائے کی عکاسی نہیں کرتا۔



EUROPEAN UNION

This project is funded by The European Union



